﴿سیدنا حسین کے بارے میں "علیہ السلام" کہنا کیسا ہے؟﴾

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ علیہ السلام کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ایسی باتیں کہنے والے ناصبی ہیں یا کم از کم ناصبی مصنفین کی گمراہ کن تحریروں سے متاثر ہو چکے ہیں۔ دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ یہ جملہ ایک مخصوص فرقہ سے وابستہ لوگ استعمال کرتے ہیں لہٰذا یہ جملہ زبان پر نہ آنے پائے۔

قارئین کرام:

حد ہو گئی فرقہ پرستی کی،فرقہ پروری نے اس قدر ذہنوں میں زہر بھر دیا کہ وہ الفاظ جو اہل اسلام کے تمام مسالک کے ہاں زمانہ قدیم میں برابر استعمال کئے جاتے تھے۔آج وہی الفاظ طبیعتوں پر گراں گزرنے لگے۔

آج جس مخصوص فرقے کی مشابہت سے ڈرا کر اہل اسلام کو کبھی علیہ السلام سے کبھی لفظ " امام " سے اجتناب کا درس دیا جاتا ہے۔

وہ مخصوص فرقہ نماز کی فرضیت کا بھی قائل ہے کیا اُس کی مخالفت میں نماز کی فرضیت کا انکار کر دیا جائے؟

اُس مخصوص فرقے کا عقیدہ ہے اللہ واحد ہے ،اکیلا ہے۔ کیا اُس مخصوص فرقے کی مخالفت کرتے ہوئے اللہ کے یکتا ہونے کا انکار کر دیا جائے ؟؟؟۔ استغفر اللہ

ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ امور جو تمام فرقِ اسلامیہ کے ہاں مشترک وعام ہوں وہ کسی ایک فرقے کا شعار وعلامت نہیں بن سکتے۔

اگر " علیہ السلام " کے الفاظ اُس مخصوص فرقے نے ہی استعمال کیے ہوتے اور اہلِ سنت کے مسلمہ ائمہ ، محدثین ، مفسرین و اکابرین نے استعمال نہ کیے ہوتے۔ تو پھر اس جملے کو اُس

مخصوص فرقے کا شعار قرار دیا جاسکتا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ علمائے احناف ہوں یا علمائے مالکیہ، شافعی المسلک محدثین ہوں یا فقہ حنبلی کے مسلم امام، عرب کے علماء کرام ہوں یا عجم کے مفتیانِ عظام یہ سب اپنی تحریرات میں سیدنا حسین ؓ کے ساتھ "علیہ السلام" لکھتے ہیں۔ ثابت ہوا اس جملے کو مخصوص فرقے کا شعار و علامت قرار دینا حقیقت سے منہ پھیر لینا ہے اور کچھ نہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شرعی نقطہ نظر سے ان الفاظ کا استعمال کرنا کیسا ہے۔

قارئین کرام:

درودِ ابراہیمی کے الفاظ پر غور فرمائیں۔

"اللھم صل علی محمد و علی ال محمد"

اے اللہ محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیجئے۔

ناصبی لوگ جو " علیہ السلام " سے بدکتے ہیں انھیں سوچنا چاہیے یہاں تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حق میں " علیہ الصلاۃ" کا اثبات ہو رہا ہے۔

اب ہم نہایت اختصار کے ساتھ ان علمائے کرام کے نام آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے جابجا اپنی تحریروں میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں " علیہ السلام " کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

تاکہ آپ بخوبی جان لیں " علیہ السلام " صرف ایک مخصوص فرقہ ہی استعمال نہیں کرتا۔ بلکہ اہلِ اسلام کے ہاں یہ جملہ مشترکہ طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

محدث ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب کشف المشکل کے صفحہ 178 پر لکھتے ہیں۔

"وھوالذی تولی قتال الحسین "

محدث ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ درجہ ذیل ائمہ کرام و محدثین کرام نے بھی سیدنا حسین علیہ السلام کے ساتھ "علیہ السلام" کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

امام ابنِ قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ

" فذكر ذلك قال الحسن فكتمها الحسين عليه السلام"

(غریب الحدیث ص488)

محمود بن عمر الزمخشری رحمۃ اللہ علیہ

"قتلت الحسين عليه السلام"

(الفائق فی غریب الحدیث ج1 ص424)

ابوالبرکات عبدالسلام بن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

"اذن فی اذن الحسين عليه السلام

(سنان الاخبار ج3 ص125)

احمد بن حسین بن علی البیہقی رحمۃ اللہ علیہ

"بال الحسين عليه السلام فی حجر النبی صلى الله عليه وسلم"

(سنن الکبری ج2 ص414)

ابو بکر محمد ابراہیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ

"الحسین علیہ السلام یشترط علی---------- -

(معجم ج2ص460)

عبدالباقی بن قانع رحمۃ اللہ علیہ

"خرج براس الحسین علیہ السلام"

(معجم الصحابہ ج1ص37)

عبدالرحمٰن بن علی القرشی رحمۃ اللہ علیہ

"من ولد الحسین علیہ السلام"

(القصاص المذکرین ص14)

امام احمد بن مسکویہ رحمۃ اللہ علیہ

" قتل من اصحب الحسین علیہ السلام اثنان و سبعون رجلا"

(تجارب الامم ج2ص55)

علامہ یوسف بن یحییٰ المقدسی الشافی رحمۃ اللہ علیہ

هو من ولد هذا ---الحسين عليه السلام

(عقدالورد ج1ص5)

امام عبدالرحمٰن السخاوی رحمۃ اللہ علیہ

"ابتدعها قتلة الحسين عليه السلام"

(المقاصد الحسنہ ص233)

مفسرِ قرآن قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

"و رای ابن عباس قتل الحسين عليه السلام"

(التفسیر المظہری ج1 ص1824)

امام ابو جعفر النحاس المراوی رحمۃ اللہ علیہ

" الحسين عليه السلام"

(معانی القرآن ج5 ص355)

امام دارقطنی محدث رحمۃ اللہ علیہ

" وفيها يقول الحسين عليه السلام"

(المو تلف والمختلف ج2 ص72)

امام صاحب نے اس کتاب میں متعدد مقامات پر یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

"وصنف كتاب مقتل الحسين الشهيد عليه السلام"

(تذکرۃ الحفاظ ج4 ص163)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

" قتل الحسين عليه السلام"

(تاریخ الکبیر ج1 ص263)

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

"باب اخبار النبي ﷺ بقتل الحسين عليه السلام"

(السلسلۃ الصحیحۃ ج3 ص2459)

اپنی دوسری کتاب احکام الجنائز میں لکھتے ہیں۔

" اسماء اهل البيت عليهم السلام"

مزید لکھتے ہیں۔

"بتربة الحسين عليه السلام"

(احکام الجنائز ص248)

علامہ ابن منظور الافریقی رحمۃ اللہ علیہ

" الحسين عليه السلام "

(مختصر تاریخ دمشق ص432)

علامہ ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ

" اتی عبیداللہ بن زیاد راس الحسین بن علی علیہ السلام"

(اسد الغابہ ج2ص25)

چند شبہات اور ان کا ازالہ

شبہ

" علیہ السلام " انبیائے کرام کے ساتھ خاص ہے "

ازالہ

یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ اس کی شرعا و عرفا و اصطلاحا کوئی دلیل نہیں۔ جو یہ دعوی کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ دلیل پیش کرے۔

جبکہ انبیائے کرام کے ساتھ خاص نہ ہونے کے بکثرت دلائل موجود ہیں۔

چند ایک ہدیہ قارئین ہیں۔

1۔ حضرت جبریل کے بارے میں اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے ہیں، نبی نہیں۔ لیکن ان کے بارے میں "علیہ السلام" کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

2۔ سیدہ مریم نبیہ نہیں لیکن ان کے بارے میں "علیھا السلام" کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ ثابت ہوا کہ یہ دعوی غلط ہے کہ "علیہ السلام" انبیاء کے ساتھ خاص ہے۔

شبہ

اگر غیر نبی کے ساتھ "علیہ السلام" لکھا یا بولا جائے تو عوام الناس شُبے میں پڑ کر اسے نبی تصور کر بیٹھیں گے ،غیر نبی کو نبی باور کروا دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟

ازالہ

جو شخصیت غیر معروف ہو عوام الناس کو اس کے بارے میں معلومات نہ ہوں ۔ اس کے ساتھ " علیہ السلام " لکھا جائے تو ممکن ہے کہ لوگ اسے نبی سمجھنے لگیں۔ لیکن جو شخصیت معروف ہو،لوگوں کے علم میں بھی ہو۔کہ یہ شخص نبی نہیں تو ایسی صورت میں شُبہ واقع نہیں ہو سکتا۔کونسا مسلمان ہے جو سیدنا

حسین علیہ السلام کو جانتا نہ ہو۔ اس امت میں سے کون ہے وہ جو سیدنا حسین علیہ السلام سے ناواقف ہو۔ ذرا عوام سے سوال تو کریں۔ پوچھیں تو سہی حسین کون ہیں؟ یہاں امام حسین علیہ السلام کو تو عرب و عجم جانتا ہے۔ مسلم و کافر جانتا ہے۔ جس سے بھی پوچھو گے جواب ملے گا۔ سیدنا حسین علیہ السلام نبی نہیں بلکہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے نواسے ہیں۔ نوجوانانِ بہشت کے سردار ہیں۔ آج تک عرب و عجم کے علماء نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" لکھا۔ لیکن کسی شخص نے شُبہ میں پڑ کر سیدنا حسین علیہ السلام کو نبی نہیں کہا۔ لہٰذا یہ کہنا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ "علیہ السلام" نہ لکھا جائے اس سے ان کے نبی ہونے کا شبہ واقع ہو سکتا

ہے یہ نواصب کا پروپگنڈا ہے حقیقت سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں۔ ناصبی "علیہِ السلام" کے الفاظ سن کر بدکیں خواہ سر پیٹیں۔ تاریخ تاجدارِ کربلا کو بایں الفاظ سلام پیش کرتی رہے گی۔

السلام اے صداقت کے پیغام بر
السلام اے اہل ذکر و فکر
السلام اے سکونِ دلِ فاطمہ
السلام اے محمد کے نورِ نظر